سوال

(84) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان دو آیتوں کا شان نزول کیا ہے ؟

إِنَّ الدّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ ۗ وَمَا اختَلَفَ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ إِلّا مِن بَعدِ ما جاءَهُمُ العِلمُ بَغيًا بَينَهُم ۗ وَمَن يَكفُر بِـٔايـٰتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَريعُ الحِسابِ ١٩ ... سورة آل عمران

فَلا تُطِعِ المُكَذِّبينَ ٨ وَدّوا لَو تُدهِنُ فَيُدهِنونَ ٩ وَلا تُطِع كُلَّ حَلّافٍ مَهينٍ ١٠ هَمّازٍ مَشّاءٍ بِنَميمٍ ١١ مَنّاعٍ لِلخَيرِ مُعتَدٍ أَثيمٍ ١٢ عُتُلٍّ بَعدَ ذٰلِكَ زَنيمٍ ١٣ أَن كانَ ذا مالٍ وَبَنينَ ١٤ ... سورة القلم

نیز یہ بھی فرمائیں کہ ان دونوں آیتوں کا مفہوم کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی آیت یعنی إِنَّ الدّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ دین اسلام ہے ۔ یاد رہے کہ دین سے مراد کبھی عمل ہوتا ہے اور کبھی عمل کی جزا ۔ دین سے مراد عمل کی مثال یہ آیت کریمہ ہے :

وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلـٰمَ دينًا ۚ ٣ ... سورة المائدة

''اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہوگیا ۔ ''

نیز فرمایا :

إِنَّ الدّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ ۗ ١٩ ... سورة آل عمران

''اور دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے ۔ ''

اور دین سے مراد عمل جزا کی مثالیں حسب ذیل آیات ہیں :

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ٤ ... سورۃ الفاتحۃ

نیز فرمایا :

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ٩ ... سورۃ الانفطار

''ہرگز نہیں بلکہ تم تو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔''

نیز اشاد الٰہی ہے :

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ١٠ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ١١ ... سورۃ المطففین

''اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔جو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے رہے۔''

پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک عمل مقبول اسلام ہے اور اسلام کے معنی ظاہری باطنی طور پر اللہ تعالی ہی کی اطاعت وفرماں برداری اور یہ اس اسلام خاص کو بھی مشتمل ہے جو حضرت محمدﷺ اور آپ کی امت کا دین ہے اور اسلام عام کو بھی جو تمام انبیاء کرام کا دین ہے کیونکہ ہر وہ دین جو پہلے سے قائم ہو وہ اللہ ہی کا دین اسلام ہی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ نئی شریعت آجائے جو اسے منسوخ کردے۔ یہ آنے والی نبی اور تاریخ شریعت دین اسلام بن جاتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی مقبول ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ جس طرح عمومی طور پر دین کے اصول وفروع پر مشتمل ہے' اسی طرح یہ دین کی جزئیات پر بھی محیط ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عمل مقبول ہوگا جو اسلام کے مطابق ہوگا جیسا کہ اسی طرح یہ دین کی جزئیات پر محیط ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عمل مقبول ہوگا جو اسلام کی مطابق ہوگا جیسا کہ اس صحیح حدیث سے ثابت ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا :

«مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ» صحیح مسلم الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطنہ ورد محدثات الامور حدیث: 1718

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا امر نہیں ہے تو وہ (عمل) مردود ہے۔''

یہ مذکورہ بالا آیت کریمہ گویا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام کے سوا دیگر دین اللہ تعالیٰ کے ہاں غیر مقبول ہیں خواہ ان کے مطابق عمل کرنے والے کیسے ہی کیوں نہ کریں خواہ ان کا تعلق دین یہود سے ہو یا نصاریٰ سے یا کسی بھی دوسرے دین سے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ جو شخص دین اسلام اور دیگر ادیان کو یکساں قرار دے اور کہے کہ یہ سب ادیان اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ ہیں تو وہ کافر ہے۔ اس توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر توبہ کرلے تو بہتر ورنہ اس کی سزا قتل ہے کیونکہ اس دین نے جسے عطا کرکے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدﷺ کو مبعوث فرمایا سابقہ تمام ادیان کو منسوخ کردیا ہے اور اب اللہ تعالیٰ اس دین کے سوا اور کسی دین کو ہرگز پسند نہیں فرمائے گا کیونکہ اس نے فرمایا ہے :

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ٨٥ ... سورۃ آل عمران

''جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔''

دوسرآیت کریمہ جس کے بارے میں سائل نے پوچھا ہے وہ یہ ہے :

وَلا تُطِع كُلَّ حَلّافٍ مَهينٍ ١٠ هَمّازٍ مَشّاءٍ بِنَميمٍ ١١ ... سورة القلم

''اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ۔بے وقار، کمینہ ، عیب گو،چغل خور۔''

سائل نے ان آیات کے شان نزول کے بارے میں پوچھا ہے تو مجھے نہیں معلوم کہ یہ آیات کسی خاص سبب کی وجہ سے نازل ہوئی ہیں۔ البتہ ان آیات میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو منع فرمادیا ہے کہ وہ ایسے شخص سے کہے میں نہ آئیں جس میں یہ صفات موجود ہوں جو ان آیات میں مذکور ہیں یعنی كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہو کیونکہ فی نفسہ ذلیل ومہین ہوتا ہے اور اس کی بات کو اس لیے وقت تک سچا نہیں مانا جاتا جب تک وہ قسم نہ کھالے ۔ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لیے پھرنے والا'' (ھماز) اس شخص کو کہتے ہیں جو کثیر الغیبت اور نمیمت میں فرق یہ کہ غیبت تو یہ ہے کہ کسی انسان کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح ذکر کیا جائے جو اسے ناپسند ہو نمیمت کے معنی ہیں لوگوں کے باہمی تعلقات کو خراب کرنا اور ان میں فتنہ وفساد برپا کرنے کے لیے کوشش کرنا مثلا ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ فلاں شخص آپ کے بارے میں یہ یہ باتیں کرتا تھا۔ آپ کو گالی دیتا تھا برا بھلا کہتا تھا آپ کی یہ عیب جوئی کرتا تھا اور وہ یہ باتیں اس لیے کرے تاکہ دونوں میں دشمنی اور عداوت ڈال دے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

«لایدخل الجنة نمام» صحيح البخاري الادب باب مايكره من النميمة ح :6056وصحيح مسلم الايمان باب بيان غلظ تحريم النميمة ح :105 واللفظ له

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

مَنّاعٍ لِلخَيرِ مُعتَدٍ أَثيمٍ ''مال میں بخل کرنیوالا' حد سے بڑھا ہوا بدکار'' یعنی اس میں نہ صرف یہ کہ خود کوئی خیر نہیں ہے بلکہ وہ خیر دوسرے بھی روکتا ہے۔ (معتد) کے معنی ہیں کہ وہ مخلوق پر زیادتی کرتا ہے۔ یعنی اس میں یہ دونوں خرابیاں ہیں کہ وہ مخلوق سے خیر کو روکتا بھی ہے اور مخلوق پر زیادتی کرتا ہے اور یہ ظلم کی انتہاء ہوتی ہے۔ اسی لیے تو فرمایا کہ خرابیاں ہیں کہ وہ مخلوق سے خیر کو روکتا ہے بھی اور مخلوق پر زیادتی بھی کرتا ہے اور یہ ظلم کی انتہا ہوتی ہے۔ اسی لیے تو فرمایا کہ (معتد اثیم) کی وہ عداوت و دشمنی پید کرنے والی اپنی ان معصیتوں اور خیر سے لوگوں کو منع کرنے کی وجہ سے بڑا گناہ گار ہے ۔ عُتُلٍّ بَعدَ ذٰلِكَ زَنيمٍ عتل کے معنی انتہائی سنگ دل اور متکبر شخص کے ہوتے ہیں اور (زنیم) اسے کہتے ہیں جو اپنے شر کی وجہ سے لوگوں میں معروف ہو۔ ''زنیم'' اس کی علامت کو کہتے ہیں جو جانور کی گردن میں ہو۔

أَن كانَ ذا مالٍ وَبَنينَ ١٤ إِذا تُتلىٰ عَلَيهِ ءايٰتُنا قالَ أَسٰطيرُ الأَوَّلينَ ١٥ ... سورة القلم

''اس کی سرکشی صرف اس لیے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے ہیں ۔''

یعنی اس شخص کے پاس چونکہ مال اور بیٹے تھے اس لیے یہ مال وغیرہ کی وجہ سے فریب خوردہ ہوگیا اس نے سرکشی اور بغاوت کی روش اختیار کرلی ہے اور جب اسے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں اس لیے قرآن کریم جس حسن وجمال اور عظیم معانی جن کے آداب عالیہ اخلاق فاضلہ قصص نافعہ اور اخبار صادقہ پر مشتمل ہے انہیں اس بات کو دل سے قبول کریجئے کہ گناہ جس شخص کے دل کو زنگ آلود کردیں اس کا نور حق اور ہدایت سے نیز قرآن عظیم کے شفاء اور نور سے محروم ہوجاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

كَلّا إِنَّ كِتٰبَ الفُجّارِ لَفى سِجّينٍ ٧ وَما أَدرىٰكَ ما سِجّينٌ ٨ كِتٰبٌ مَرقومٌ ٩ وَيلٌ يَومَئِذٍ لِلمُكَذِّبينَ ١٠ الَّذينَ يُكَذِّبونَ بِيَومِ الدّينِ ١١ وَما يُكَذِّبُ بِهِ إِلّا كُلُّ مُعتَدٍ أَثيمٍ ١٢ إِذا تُتلىٰ عَلَيهِ ءايٰتُنا قالَ أَسٰطيرُ الأَوَّلينَ ١٣ كَلّا بَل رانَ عَلىٰ قُلوبِهِم ما كانوا يَكسِبونَ ١٤ ... سورة المطففين

''یقیناً بدکاروں کا نامہ اعمال سجّینٌ میں ہے۔تجھے کیا معلوم سجّینٌ کیا ہے ؟ ۔(یہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔جو جزاو سزا کے دن کو جھٹلاتے

رہے۔اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے نکل جانے والا (اور) گناہ گار ہوتا ہے۔جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں۔یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے ۔''

اس نے آیات کو اگلے لوگوں کے افسانے اس لیے قرار دیا کہ ان میں جو نور شفاء اور ہدایت ہے وہ اس کے دل تک نہیں پہنچی کیونکہ گناہوں اور معصیتوں کی وجہ سے اس کے دل پر زنگ لگ چکا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی آیات سے ہدایت حاصل کرے تو اس کے ہدایت اور نور میں اضافہ ہوجاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالَّذينَ اهتَدَوا زادَهُم هُدًى وَءاتىٰهُم تَقوىٰهُم ١٧ ... سورة محمد

''اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ہے ۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَيَزيدُ اللَّهُ الَّذينَ اهتَدَوا هُدًى ٧٦ ... سورة مريم

''اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت میں بڑھاتا ہے ۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص79

محدث فتویٰ